تبصرے

مسئلۂ اجتہاد پر تحقیقی نظر — از مولانا محمد تقی صاحب امینی، ضخامت ۱۶۰ صفحات، کتابت و طباعت بہتر، قیمت تین روپیہ، ملنے کا پتہ:۔ ادارہ علم و عرفان، اللہ رکھا بلڈنگ اجمیر شریف۔

"فقہِ اسلامی کا تاریخی پس منظر" پر گزشتہ برہان میں تبصرہ آچکا ہے، یہ مولانا امینی کی فقہِ اسلامی کے سلسلہ کی دوسری کتاب ہے جس کو اس کا "تتمہ" سمجھنا چاہیئے۔

موجودہ دور میں بہت سے ایسے مسائل پیدا ہوگئے ہیں جن کو اجتہاد کے ذریعہ حل کئے بغیر چارہ نہیں ہے لیکن اس کے لئے بڑی ژرف نگہی اور غیر معمولی فقہی صلاحیت کی ضرورت ہے۔

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے اس کتاب میں اجتہاد سے متعلق جملہ امور پر نہایت تحقیق و بصیرت کے ساتھ گفتگو کی گئی ہے اور بڑی خوبی یہ ہے کہ بحث و تمحیص کے کسی مرحلے پر بھی اعتدال و توازن کا دامن چھوٹنے نہیں پایا ہے۔

مقدمہ میں فاضل مصنف نے یہ بتایا ہے کہ اسلامی تاریخ کے ہر دور میں اجتہاد کا کام جاری رہا ہے اور حسب ضرورت صلاحیت افراد پیدا ہوتے رہے ہیں لیکن موقع و محل کے لحاظ سے اجتہادی کام کی نوعیت مختلف رہی ہے، کتاب کے اہم عنوانات یہ ہیں:۔ اجتہاد کی حقیقت، اجتہاد کی صلاحیت، مقاصدِ شریعت کی تفصیل، استدلال و استنباط پر قدرت کے ذرائع، اجتہاد کی قسمیں، کن صورتوں میں اجتہاد کی ضرورت ہے، اجتہاد کا طریقِ کار وغیرہ، پھر ان کے ماتحت بہت سے ذیلی عنوانات ہیں جن میں ضروری مباحث پر بسط و شرح کے ساتھ کلام کیا گیا ہے۔ بالخصوص مقاصدِ شریعت کی تفصیل میں احکامِ شرعیہ کو جس انداز سے روشناس کرایا گیا ہے اور جدید حالات اور تقاضوں کے پیشِ نظر جن مسائل میں اجتہاد کی ضرورت ہے ان کو جس خوبی کے ساتھ سمیٹنے کی کوشش کی گئی ہے وہ فاضل مصنف ہی کا حصہ ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ اجتہاد کے ذریعہ نئے مسائل کا حل کون دریافت کرے؟ ظاہر ہے یہ کام کسی ایک فرد کے تنہا کرنے کا نہیں ہے کوئی ادارہ اور علمی مجلس ہی اس اہم اور نازک کام کو انجام دے سکتی ہے۔

فاضل مؤلف کی فکری و فقہی صلاحیتوں سے بجا طور پر ملت کو بڑی توقعات وابستہ ہیں کوئی ادارہ اس کام کا ذمہ لیتا اور مولانا اپنے دیگر مشاغل سے یکسو ہو کر تنہا اسی میں لگ جاتے تو جدید دور کی نہایت مفید خدمت انجام پاتی۔ (ع)